قدم الشیخ عبدالقادر

علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر

ممتاز احمد چشتی

[illegible] ملتان

جس کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

قدمُ الشیخ عبدِ القادر
علیٰ
رقابِ الاولیاءِ الاکابر رضی اللہ عنہم

مُمتاز احمد چشتی

خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان

ناشر

بزمِ سعید

جامعہ انوار العلوم ملتان

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	--------	قدم الشیخ عبد القادر علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر
نام مصنف	--------	ممتاز احمد چشتی خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان
نظرِ ثانی	--------	علامہ محمد عبد الحکیم چشتی سینئر مدرّس جامعہ انوار العلوم
تصحیح و ترتیب	--------	مولانا عبد العزیز سعیدی مدرّس جامعہ انوار العلوم
پروف ریڈنگ	--------	حافظ راشد محمود، حافظ عبد الرزاق سعیدی
کمپیوٹر کمپوزنگ	--------	الرحمٰن کمپوزنگ سنٹر (۲۱۔ آٹو پلازہ ڈیرہ اڈا ملتان)
طابع	--------	الخلاط پرنٹنگ پریس شاہین مارکیٹ ملتان
ناشر	--------	بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم نیو ملتان
صفحات	--------	۴۹۴
ہدیہ	--------	-/۱۵۰ روپے

129507
R.12934

ملنے کا پتہ

(۱) دفتر بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان

(۲) کاظمی پبلیکیشنز کچہری روڈ ملتان

(۳) کتب خانہ بزمِ سعید شاہی عیدگاہ خانیوال روڈ ملتان

ہستم سگِ آستانِ عبد القادر
قسمت رسدم زخوانِ عبد القادر
گفتا قدمم بہ گردنِ اقطاب است
سُبحان اللہ! شانِ عبد القادر

چُوں موجِ قبولِ ازلی مے آید
سالک بہ درِ غوثِ جلی مے آید
آں تاجورِ فقر و امیرِ بغداد
از گلشنِ او بُوئے علی مے آید

DYAL SINGH TRUST LIBRARY LAHORE 1908 LIBRARY
DYAL SINGH TRUST LIBRARY

معترض صاحب نے کرامت کی اہمیت کو گھٹانے کی مذموم کوشش کی اور اس طرح یہ تاثر دیا کہ غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی شہرت اور تواتر سے کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ یہ بھی انتہائی مذموم اور مکروہ کوشش ہے' کرامت یقیناً معیارِ فضیلت ہے اور کرامات کی کثرت ولی کی ولایت کو چار چاند لگا دیتی ہے' اس لئے کرامت کو حیض اور ترکِ فرائض سے تشبیہ دینا انتہائی غلط بات ہے اور معتزلانہ اندازِ فکر ہے۔ پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جمہور کے نزدیک ولی کی کرامت درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے جس کی پیروی سے وہ مقامِ ولایت پر پہنچا اور اس سے خوارقِ عادات کا ظہور ہوا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیائے کرام کی کثیر کرامات حقیقت میں حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں' ان کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کرنا اربابِ تحقیق کے شایانِ شان نہیں۔ سچے اہلِ محبت کو بزرگانِ دین کے کرامات بیان کرنے اور سننے سے دلی تسکین نصیب ہوتی ہے اور نورِ ایمان میں مزید تنویر آجاتی ہے اس لئے علامہ نبھانی جیسے محقق عالم نے "جامع کرامات الاولیاء" تصنیف کی۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامات اخبارِ متواترہ کے ذیل میں آتی ہیں اور حافظ شمس الدین ذہبی نے ان کو موسلادھار بارش سے تشبیہ دی ہے۔ خبرِ متواتر کا انکار جہالت اور تعصب کے سوا کچھ نہیں۔

محبوب سبحانی کے ضمن میں لفظِ سبحان اور لفظِ اللہ کی تحقیق' تفسیر کبیر' تفسیر روح المعانی' تفسیر بیضاوی اور اس کے مستند حواشی سے کی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظِ سبحان کو جو مناسبت ذاتِ حق سبحانہ وتعالیٰ سے ہے اور اس سے کمالِ تنزیہہ کا جو مفہوم اخذ ہوتا ہے وہ کسی اور کلمے میں نہیں۔

فاضل مصنف نے عام طور پر تحقیقی جواب دیئے ہیں لیکن کہیں الزامی جواب کا انداز اختیار کیا ہے تو وہ ان کی حاضر جوابی اور ذہنی صلاحیت کا مظہر

ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور روایت ہے کہ ایک عیسائی نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ کہتے ہیں ہمارے پیغمبر ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں جب ان کے نواسے کو کربلا میں شہید کیا جا رہا تھا تو انہوں نے کیوں اپنے نواسے کی مدد نہ کی۔ شاہ صاحب نے فی البدیہہ الزامی جواب دیا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد طلب کرنے کے لئے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں نے میرے بیٹے کو سولی پر چڑھا دیا میں اس کی مدد نہیں کر سکا۔ میں تمہارے نواسے کی کیونکر مدد کر سکتا ہوں۔ اس اعتراض کے تحقیقی جواب متعدد ہو سکتے ہیں مگر جو لطافت شاہ صاحب کے جواب میں ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔

مولانا ممتاز احمد چشتی سلمہ نے بھی کہیں کہیں الزامی جواب کا انداز اختیار کیا ہے مگر وہ بھی اہلِ علم کی نظر میں یقیناً ان کی ذہانت اور حاضر جوابی کی دلیل ہے ویسے عام طور پر دلیلِ عقلی کا رد' دلیلِ عقلی سے اور دلیلِ نقلی کا رد' دلیلِ نقلی سے کیا گیا ہے جیسا کہ کتاب پڑھنے سے واضح ہو جائے گا۔

مولانا ممتاز احمد چشتی زید مجدہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے محبت بھرے تذکرے سے اس کتاب کو سدا بہار پھول کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اس میں مناسب نظر آتا تھا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کسی ایسی شخصیت کا ذکر بھی کیا جائے جو حضور غوث پاک کے فیوضات و برکات کی مظہر ہو' اس مقصد کے لئے ان کا یہ انتخاب بڑا مستحسن ہے کہ حضرت سیدنا و مرشدنا جامع شریعت و طریقت نائبِ غوثِ اعظم سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کا ذکر جامعیت اور علم و تحقیق کے انداز میں کیا جائے جو سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ قادریہ دونوں میں عظیم فضائل کے مالک ہیں۔

قدماء میں یقیناً بہت سے حضرات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات کا نمونہ ہو گزرے ہیں مگر متاخرین میں علم و عمل' تقویٰ' مجاہدہ و ریاضت'